

اذاوات: شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ
ضبط و ترتیب: مولانا عبد القیوم حقانی

دینی مدارس و مساجد

اہمیت و ضرورت اور برکات و خدمات

گزشتہ سال شمال میں دارالعلوم کے فاضل مولانا شاہد کمال کی دعوت پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے سواتو پشاور میں دینی مدرسہ افتتاح کے موقع پر مختصر خطاب فرمایا جو محفوظ کر لیا تھا اب رقرار میں ہے

میرے محترم بزرگو! چونکہ وقت بہت مختصر ہے اور میں اس کا اہل بھی نہیں ہوں کہ معروفات پیش کر سکوں ایک تو بیماری ہے علالت ہے کئی سالوں سے جلسوں وغیرہ میں شرکت نہیں کر سکا۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ جیسے بزرگوں اور دیندار حضرات نے ملاقات کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ آپ علم کی، دین کی عزت اور فخر کرنے والے ہیں۔ اللہ نے تمہیں جذبہ ایمانی سے نوازا ہے جس کی برکت سے مجھ جیسے گنہگار کو بھی آپ کے ہاں حاضری کی سعادت عطا فرمائی۔

محترم دوستو! وقت نہیں کہ کچھ عرض کر سکوں یہ ایک سجدہ اور مدرسہ کی افتتاح کا پروگرام ہے ہم جو اس تقریب میں جمع ہوئے ہیں سب اللہ کے حضور عاجزانہ درخواست کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد و مدرسہ کو اپنے انوار و برکات سے مالا مال کرے۔

بھائیو! مسجد کی بنا کی تقریب کی اہمیت اور عند اللہ اس کی محبوبیت کا اندازہ آپ اسی سے لگا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جنت سے دو پتھر بھیجے۔ ایک حجر اسود اور دوسرا مقام ابراہیم، کہ میرے گھر اور میرے مکان کی تعمیر ہو۔ گویا اللہ نے اپنے گھر کی تعمیر کے لئے جنت سے پتھر نازل فرمائے۔ مسجد و مدرسہ کی تعمیر اللہ کے نزدیک نہایت محبوب اور قابل قدر چیز ہے۔ اس کی تعمیر پر عالم کا ذرہ ذرہ اور مخلوق کا ہر فرد فخر کرتا ہے۔

بیت اللہ، اللہ کا اولین گھر ہے اور باقی مساجد و مدارس اس کی شاخیں ہیں۔ ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ جس طرح اللہ نے اپنے گھر کی تعمیر کے لئے جنت سے حجر اسود و مقام ابراہیم کو نازل فرمایا ہم بھی اسی طریقہ پر اس کی نقل کرتے ہوئے یہاں اللہ کے گھر کی بنیاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں بھی ان انوار و برکات سے مشرف کر دے جو وہ اپنے گھر کے خدام پر نازل فرماتا ہے مسجد کی

بنیاد اور تعمیر کو اینٹ پتھر چونا اور مٹی کی ترکیب پر موقوف ہے مگر اللہ کے گھر سے نسبت کے پیش نظر جس طرح حجر اسود اور مقام ابراہیم کو شرافت حاصل ہو گئی عزت حاصل ہو گئی قرب و رضاء کا وسیلہ بن گیا جو شخص حجر اسود کے سامنے ہوا ایمان و یقین کے ساتھ اللہ اکبر پڑھا، حجر اسود کو بوسہ دیا، تقبیل کیا۔ تو اسکے سائے گناہ چھڑ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں۔ اسے حج مبرور حاصل ہو جاتا ہے۔ حج مبرور کا بدلہ سولے جنت دینے کے کسی اور چیز پر اللہ راضی نہیں ہوتے۔ حج کے بدلے فقر کو دور کر دیتے ہیں مفلسی ختم ہو جاتی ہے یسرت اور تو نگری آجاتی ہے۔ آپ دیکھ لیں جن لوگوں کو حج کی سعادت حاصل ہوئی ہے حج سے قبل ان کے ہاں فاقہ تھا، غربت تھی، مسکنت تھی مگر حج کے بعد آسودہ حالی ہے۔

تو یہ تقریب بھی خدا کے گھر کے آباد کرنے اور دین کی خدمت کرنے کی تقریب ہے یقیناً جب اخلاص ہوگا تو اللہ تعالیٰ وہی انوار و تجلیات نازل فرما دیں گے جو وہ بیت اللہ کے خدام و متعلقین پر نازل فرماتے ہیں۔

یہ پاک مجلس ہے یہ مبارک محفل ہے یہ خدمت و اشاعت دین کا عزم ہے۔ یہ آپ جیسے نیک ارادے رکھنے والوں پاک ہستیوں اور پاکیزہ نفوس کی برکتیں ہیں۔ آج دین محفوظ ہے، قرآن محفوظ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث محفوظ ہیں۔

اسلام باقی ہے تو یہ مساجد اور مدارس اور ان کے خدام کی برکت ہے۔ تعلیم و تعلم اور درس و تدریس کی برکت ہے۔ آپ جس کام کے کرنے کا ارادہ کر چکے ہیں یہ ایسے نیک عزائم اور پاکیزہ ارادوں کی برکتیں ہیں۔

اگر آج علما، طلباء اور مساجد و مدارس نہ ہوتے، روس جیسے ظالم اور جاہل طاقتوں کا مقابلہ کون کر سکتا تھا۔ اگر مدارس نہ ہوتے تو علما، نہ ہوتے تو ہمیں بسم اللہ کون سکھلاتا، نماز کس سے سیکھتے، قرآن کون پڑھاتا۔ ماں بہن کی تمیز کسے ہوتی اور انسانیت کو شرافت کون بخشتا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں جب انگریز غالب ہوئے اور مغربی تہذیب کی بلیغ نے مسلمانوں کے قومی و ملی ورثہ کو لے بہانے کا رویہ اختیار کیا تو حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور ان کے مخلص رفقاء نے دیوبند میں ایک دینی مدرسہ دارالعلوم کی بنیاد رکھی۔ انار کے درخت کے نیچے، ایک طالب علم، ایک استاد، مدرسہ کا افتتاح ہو گیا، دنیا مسکراتی تھی کہ یہ

مگر آج ہم دیکھتے ہیں جہاں جاؤ گے دارالعلوم دیوبند کے فضل و یاران کے تلامذہ کا قبضہ پاؤ گے۔ ہر گھی کوچہ میں آپ کو کلمہ گو ملیں گے جو علماء دیوبند کے عقیدہ مند ہوں گے ہمارے اکابر نے سستی نہیں کی غفلت سے کام نہیں لیا۔ ہر موقع اور ہر وقت قدم اٹھایا اور آج اللہ کریم نے ان کی ہمت و محنت قبول کر لی۔

آج ہمارا ملک محفوظ ہے، ہماری اسلامی اور تاریخی روایات محفوظ ہیں۔ یہ سب دینی مدارس اور اکابر علما، دیوبند کی برکتیں ہیں۔

ابن ماجہ کی روایت میں ہے جس نے چڑیا کے گھونسلے کے برابر بھی اللہ کی مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا اس کے لئے بھی بنی اللہ لہ بیتا فی الجنة کی بشارت ہے۔

خدا تعالیٰ سب کو اپنی رضا سے نوازے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ اشاعتِ دین کے مواقع فراہم فرمادے۔

دعواتِ شوقِ بیدار

از این جهت که در این کتاب

[illegible]